اِفتتاحی خطاب

قاضی حسین احمد

امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

حمد و ثناء کے بعد!

میرے عزیز بھائیو، محترم بہنو، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اتنی کثیر تعداد میں اس شہر میں پھر اکٹھا کر دیا، جس شہر میں آج سے ۴۸ برس قبل مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ۷۵ افراد نے یہ بیڑا اٹھایا تھا کہ وہ اُمّتِ مُسلمہ کو اپنا بھولا ہوا سبق پھر سے یاد دلائیں گے، اُمّتِ مُسلمہ کا شیرازہ پھر سے مجتمع کریں گے ، اور انہیں پھر سے اسی کام پر لگا دیں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بھیجا ہے۔ ۷۵ افراد کے اخلاص اور ان کی پیہم اور مسلسل کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ آج پاکستان کی گلی گلی، کوچے کوچے، شہر شہر، قریہ قریہ کے نمائندے یہاں موجود ہیں۔ بہنیں بھی آئی ہیں، بیٹیاں بھی آئی ہیں ، بزرگ بھی آئے ہیں، نوجوان بھی آئے ہیں، بچے بھی آئے ہیں اور پوری قوم کی نمائندگی کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں اس اجتماع میں موجود ہیں۔

برادرانِ عزیز، اور محترم خواتین! مینارِ پاکستان وہ مقام ہے جہاں قراردادِ پاکستان منظور ہوئی، جہاں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ امّتِ مسلمہ کو ایک مرکز اور محور عطا کرنے کیلیے ، اور مسلمانوں کو اسلامی طریقِ زندگی اور اسلامی عقیدے کی بنیاد پر اپنی زندگی کو استوار کرنے کیلیے، ایک ملک بنایا جائے گا۔ اُسی مینارِ پاکستان کے سائے میں ہم اس وقت جمع ہیں۔

ہم اس شہر میں جمع ہیں، اور اس مقام پر جمع ہیں، جہاں ہم سے چند سو گز کے فاصلے پر سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ ہے۔ وہ اس شہر میں معرفت ، علم اور

توحید کا خزانہ تقسیم کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔

شاہی مسجد ہمارے سامنے ہے۔ ہم اس کے سائے میں اور اس کی دیوار کے قریب یہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں اور شاہی مسجد کی تعمیر اس بادشاہ نے کی تھی جس کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

درمیانِ کارزارِ کفر و دیں ترکشِ مارا خدنگِ آخریں

یعنی کفر و اسلام کی جنگ میں ہمارے ترکش کا آخری تیر تھا۔

قریب ہی علامہ اقبالؒ کی آرام گاہ ہے، جنہوں نے اس وقت امید کی شمع روشن کی جب ہند و پاک کے مسلمانوں پر تاریکی چھائی ہوئی تھی، اور امتِ مسلمہ کی عظیم الشان عمارت ملبے کے ایک ڈھیر میں تبدیل ہو گئی تھی ۔ ہم اس شہر میں جمع ہیں، جہاں مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے ہیں، جنہوں نے مایوسی اور تاریکی کے دور میں کمرِ ہمت باندھ لی ، اور لوگوں کو پکارا کہ آؤ ، امتِ مسلمہ کی اس گری ہوئی عمارت کو نئے سرے سے تعمیر کریں! انہوں نے خود اینٹیں اٹھائیں، اور لوگوں کو بھی امتِ مسلمہ کی تعمیرِ نو کے لیے جمع ہونے کے لئے پکارا اور اس مقصد کے لئے ایک جماعت کی بنیاد رکھی۔

آج ہم بہت بڑی تعداد میں اس وقت یہاں جمع ہیں۔ ہم یہ عزم کرنے اور یہ عہد کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں کہ ہم انشاء اللہ اس پاکستان کو وہی پاکستان بنائیں گے جس مقصد کے لیے یہ بنا تھا۔ ہم اس پاکستان میں اللہ کی شریعت نافذ کر کے رہیں گے۔ ہم اس پاکستان میں انشاء اللہ فساق اور فجار کی حکمرانی قائم نہیں رہنے دیں گے۔ ہم بے دینی ، ظلم ، فحاشی اور بے حیائی کے اس دور کو ختم کر دیں گے ۔

ہمارے ان اجتماعات کے مقاصد کیا ہیں؟

ایک دوسرے سے روشنی حاصل کرنا، آپس میں مشورہ کرنا، ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا، ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کرنا، یکجہتی کا اظہار کرنا، اس اجتماع کا مقصد ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم اس لیے اکٹھے ہوئے ہیں کہ ہم ایسے معاشرے کی عملی مثال قائم کریں جو معاشرہ ہم اس ملک میں بنانا چاہتے ہیں۔ ہم نے ایک چھوٹے پیمانے پر یہاں ایک بستی آباد کی ہے، ایک شہر آباد کیا ہے۔ اس شہر ، اس بستی کی طرف ساری قوم کو ہم نے بلایا ہے۔ ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم پورے ملک کو اس طرح تعمیر کرنا چاہتے ہیں جس طرح ہم نے اس بستی کو تعمیر کیا ہے ۔ اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس اجتماع کو اسلامی طرزِ معاشرت کا حقیقی نمونہ بنا دیں ۔

اسلامی طرزِ معاشرت کا سب سے بنیادی وصف یہ ہے کہ اس کے ہر فرد کے دل میں خشیتِ الٰہیٰ ہو۔ جب دل میں اللہ کی یاد ہو، تو اس کی جھلک نشست و برخاست میں بھی نظر آتی ہے ۔ اس کی جھلک لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں بھی نظر آتی ہے۔ اس لیے ہمارا یہ اجتماع اور یہاں کا معاشرہ ایثار و قربانی اور محبت کا اجتماع ہونا چاہیے ۔

یہاں نظم و ضبط اور ڈسپلن بھی بہت ضروری ہے، سمع و طاعت، نظم و ضبط اور ڈسپلن کا نمونہ ہمیں پیش کرنا ہے۔ ہمیں صفائی اور نفاست کا نمونہ بھی پیش کرنا ہے۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے، مگر اس کو مسلمان بھول گئے ہیں کہ صفائی بھی ہمارے ایمان کا کوئی حصہ ہے۔

میں جماعت کے تمام ذمہ داران کو یہ یاد دلاتا ہوں کہ وہ اس اجتماع میں ایک منظّم قوت کی حیثیت سے موجود ہیں ۔ یہ اجتماع کوئی بھیڑ نہیں ہے، یہ ایک منظّم جماعت کا اجتماع ہے۔ اس جماعت کا ایک امیر ہے، مرکزی ٹیم ہے، شوریٰ ہے، صوبائی اور ضلعی امراء ہیں، مقامی اور تحصیل کے امراء ہیں اور حلقوں کے ناظمین ہیں۔ یہ تمام لوگ یہ سمجھ لیں کہ وہ اپنے اپنے کام سے فارغ نہیں ہو گئے ہیں۔ وہ اس اجتماع کے اندر بھی اپنی اپنی ذمہ داری سنبھالے رکھیں۔ اپنے لوگوں کے ساتھ رہیں۔ امیرِ صوبہ صوبے میں رہے، امیرِ ضلع اپنے ضلع میں، امیرِ شہر اپنے شہر میں اور ناظمِ حلقہ اپنے حلقے میں، اپنے اپنے لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔

جس طرح آپ محنت کر کے سارے ملک سے لوگوں کو اکٹھا کر کے لائے ہیں، اسی طرح لاہور شہر کے کارکنوں نے محنت کر کے پورے شہر کو آپ کے استقبال کیلیے تیار کیا ہے، اور سجایا ہے۔ ناظمِ اجتماع لیاقت بلوچ صاحب اور ان کے ساتھی کارکنوں نے ڈیڑھ مہینے سے مسلسل محنت کی ہے، اور بیس دن سے تو وہ یہاں سے ہٹے نہیں ہیں، بلکہ اس مینارِ پاکستان میں کیمپ لگا کر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ ان کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آج آپ یہ سارے انتظامات دیکھ رہے ہیں ۔ اگر یہاں کوئی ہڑبونگ مچے تو یہ انتظامات درہم برہم ہو سکتے ہیں ۔ اگر منتظمین کی طرف سے سہولتیں مہیا کرنے میں کوئی خامی رہ گئی ہو تو اپنے نظم و ضبط سے آپ خود ہی اس خامی کو دور کر لیں ۔

برادرانِ عزیز اور محترم خواتین! ہم یہاں عبادت کیلئے آئے ہیں، ہم یہاں اللہ کی بندگی کا نمونہ پیش کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ہم کسی کے مہمان نہیں ہیں، ہم میں سے ہر ایک یہاں میزبان ہے۔ یہاں کے انتظامات میں کمی اور خامی ہو سکتی ہے، آپ جس طرح کے کھانے پینے، رہائش اور آرام کی سہولتوں کے عادی ہیں، ظاہر ہے کہ اس عارضی جگہ میں ، کھلے آسمان کے نیچے اس خیمہ بستی

میں ہم آپ کو وہ سہولتیں فراہم نہیں کر سکتے ۔ یہ تو اللہ کا احسان ہے کہ موسم بہت اچھا ہو گیا ہے ، ورنہ موسم خراب بھی ہو سکتا ہے اور آندھی بھی آسکتی ہے ۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے، لیکن اگر آپ میں سے ہر ایک یہ سمجھ لے کہ وہ ایک میزبان ہے تو انشاءاللہ یہ نظام بھی درست رہے گا، اور آپ کو کسی سے کوئی گلہ شکوہ بھی نہیں ہو گا۔

لہٰذا میں تمام ذمہ داران سے گزارش کروں گا کہ وہ پوری تندہی اور مستعدی سے اپنے فرائض سنبھالیں ۔ ہڑبونگ مچانے کی کسی کو اجازت نہ دیں ۔ سب لوگ وقت پر نماز پڑھنے کیلئے آئیں، نماز باجماعت میں شریک ہوں، سب لوگ ٹھیک وقت پر پروگرام میں پہنچیں ، اور ٹھیک وقت پر تمام پروگرام شروع ہونے چاہئیں ۔ وقت پر کھانا تقسیم ہونا چاہیے اور وقت پر ختم ہونا چاہیے، لیکن یہ سارے کام جو ناظمین بھی کریں وہ اپنے ساتھیوں کو ڈسپلن کا عادی بنانے کی کوشش کریں اور ان سے میری گزارش ہے کہ وہ یہ کام کریں تو محبت کو ذریعہ بنائیں۔ درشتی اور سختی سے کام نہ لیں۔ محبت بہت بڑی قوت ہے۔ محبت سے بات سمجھانے میں بہت خیر ہے، اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دل آپس میں جڑتے ہیں ۔ نرمی کے ساتھ، شیریں گفتاری کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کیجئے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کیجئے۔

برادرانِ عزیز اور محترم خواتین! ہم جن حالات میں یہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں وہ آپ کو معلوم ہیں ۔ افغانستان میں مجاہدین روسیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی جنگی طاقت کو اپنی قوت سے اپنے ملک سے باہر نکال کر پھینک دیا گیا، لیکن ساری دنیا ، روس، امریکہ ، یورپ ، یہود اور بھارت یہ سازش کر رہے ہیں کہ مجاہدین کو ان کی فتح کے ثمرات سے محروم کر دیں۔ بد قسمتی سے مجاہدین کا آپس میں وہ اتفاق نہیں، جو ہونا چاہیے ۔ ہمیں اس بارے میں مجاہدین کے رہنماؤں سے شکوہ ہے۔ ۱۵ لاکھ کی تعداد میں افغان شہید ہو چکے ہیں اس کے ساتھ مجاہدین نے ، سارے افغانوں نے، اور ان کے ساتھ پاکستان کے مسلمانوں نے، جتنی بڑی قربانی دی، ساری دنیا کے مسلمان ان کے ساتھ یہاں آکر جس طرح جہاد میں شریک ہوئے ، اس کا تقاضا یہ تھا کہ مجاہدین رہنما اپنے اوپر کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ دیتے۔ ساری دنیا کے کفار ، ساری دنیا کے اشرار اکٹھے ہیں کہ ان کو آپس میں ملنے نہ دیں، ان کے درمیان تفرقہ برپا کر دیں ، ان کے درمیان نفاق ڈال دیں، لیکن ہم ان سے یہ درخواست کرتے ہیں، بلکہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی صفوں کو درست کریں اور اغیار کی سازشوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ادھر ہمارے ملک میں بھی ایک ایسی حکومت مسلط ہے، جس کی پشت پر ہندو ، سوویٹ لابی ہے۔ یہودی ، روسی اور بھارتی لابی نے اس حکومت کو برسرِاقتدار لانے کیلئے کام کیا ہے۔ اس لیے اس حکومت سے کوئی توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ یہ مجاہدین کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہ مجاہدین کا اپنا فرض ہے کہ وہ اپنی صفیں درست کریں، اور اپنے گھر کے معاملات کی اصلاح کریں۔

ہم ایسے وقت میں جمع ہوئے ہیں جب فلسطین میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ ”انتفاضہ المبارکہ“ کے نام سے ایک زبردست تحریک وجود میں آچکی ہے، جن کا نعرہ اللہ اکبر ہے ،اور جن کا مرکز اللہ کا گھر ہے اور جن کے بچے بھی اس تحریک میں شامل ہیں۔

ہم ایک ایسے وقت میں جمع ہوئے ہیں کہ کشمیر کے مسلمان بھی اپنی آزادی کیلئے خود اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں۔ ہم ایک ایسے وقت میں جمع ہوئے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو قتل کیا جارہا ہے اور ان کی نسل کشی کی جارہی ہے ۔

فلسطین اور کشمیر کے مسلمان ہمیں پکار رہے ہیں، افغانستان میں مجاہدین کو مدد پہنچانے کی ضرورت ہے، لیکن ایسے موقع پر ہماری حکومت رقص و موسیقی اور جوئے میں پوری قوم کو مبتلا کرنا چاہتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے وہ فحاشی پھیلا رہی ہے۔ ہم اکٹھے ہوئے ہیں، تاکہ ہم اس ملک کی باگ دوڑ ان لوگوں سے واپس لینے کا عزم و عہد کریں، ہم اس ملک کے اندر اسلامی انقلاب برپا کریں، تاکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ایک مرکز اور ایک محور مہیا کر سکیں۔

پاکستان اسی لیے بنا تھا، اور اسی مقصد کی تکمیل کے لیے درحقیقت ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع کو اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیابی دے۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم جہاد فی سبیل اللہ کا عزم لے کر یہاں سے جائیں ۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ چند دن اللہ کی یاد میں، اس کی عبادت میں گزاریں ۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم پاکستان کے عوام کو روشنی دکھاسکیں، اور ان کے روشن مستقبل کیلئے قربانی دے سکیں۔

میں آخر میں آپ حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں، اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس اجتماع کے ایک ایک لمحہ کو قیمتی سمجھیں ، کوئی وقت ضائع نہ کریں، وقت کی پابندی کریں ، ٹھیک وقت کے مطابق اپنے پروگرام شروع کریں۔ مستعدی اور چستی دکھائیں اور یہ ثابت کردیں کہ آپ مجاہدینِ فی سبیلِ اللہ ہیں۔ ایک بات میں یہ بھی عرض کروں گا کہ آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے جذبات کا اظہار کرے۔ اس کے لیے ہم نے کچھ نعرے تجویز کیے ہیں۔ وہ نعرے آپ کو بتا بھی

دیے جائیں گے ۔ مختلف جگہوں پر ، جلسے اور جلوسوں میں، طرح طرح کے جو نعرے لگائے جاتے ہیں، یہاں ان کا موقع نہیں ہے۔ آپ کو ایسے نعرے سکھائے جائیں گے جن سے عزمِ جہاد بھی ٹپکتا ہو، جن میں یادِ الٰہی بھی ہو اور جن میں اللہ کی کبریائی بیان کی گئی ہو۔ اس لیے آپ سے گزارش کروں گا کہ جب تک آپ کو باقاعدہ نعرے سکھائے نہ جائیں ، اور یہاں سے بتائے نہ جائیں، جگہ جگہ سے مختلف لوگ اپنی طرف سے کوئی نعرے نہ لگائیں۔ آپ یہاں نعرے لگانے کیلئے درحقیقت اکٹھے بھی نہیں ہوئے ۔ آپ کا یہ اجتماعِ عام دعوتی اور تربیتی اجتماع ہے۔ آپ سب عبادت کیلئے اور سیکھنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں ۔ انشاءاللہ نعروں کیلئے آپ کو اور دوسرے مواقع ملیں گے۔

اقول قولی ھذا واستغفراللہ لی ولکم ولسائر المؤمنین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ